



سوال

(384) نخل یا فہ عورت کی عدت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اگر عورت خود نخل طلب کرے تو کیا اس پر بھی عدت ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نخل اصل میں بیوی کے مطالبے پر ہی ہوتا ہے اور بیوی کے مطالبے کے بعد خاوند کے علیحدگی پر راضی ہونے کو ہی نخل کہتے ہیں۔ خاوند سے علیحدگی کرنے والی ہر عورت پر عدت واجب ہے خواہ خاوند نے اسے طلاق یا نسخ یا وفات کی وجہ سے چھوڑا ہو، لیکن اگر دخول سے قبل طلاق ہوئی ہو تو پھر عورت پر کوئی عدت نہیں اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَخَلَّيْتُمُ النِّسَاءَ فَامْكُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

... سورة الاحزاب ۴۹

"اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھوئے (یعنی مباشرت) سے پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔"

اور نخل کی عدت کے بارے میں صحیح یہی ہے کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی اس کی دلیل حدیث میں موجود ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے ان سے نخل لے لیا تو:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے۔" (صحیح ترمذی (946) ابوداؤد (2229) کتاب الطلاق باب فی النخل ترمذی (1186) کتاب الطلاق اللعان باب ماجاء فی النخل)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ:

نخل حاصل کرنے والی عورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا ہے۔ اس عورت پر تین حیض عدت نہیں بلکہ اسے ایک حیض بطور عدت گزارنا ہی کافی ہے۔ جس طرح کہ حدیث میں واضح اور صریح موجود ہے۔ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے چچا جو کبار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے ہیں کا بھی یہی مسلک ہے اور ان کا کوئی مخالف بھی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ



عنہ کو بتا رہی تھیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اپنے خاوند سے خلع حاصل کر لیا تو اس کے چچا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بنت معوذ نے آج اپنے خاوند سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ (شوہر کے گھر سے اپنے گھر) منتقل ہو جائے؟ تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جی ہاں، وہ منتقل ہو جائے نہ تو ان دونوں کے درمیان کوئی وراثت ہے اور نہ ہی ایک حیض کے سوا کوئی عدت، صرف ایک حیض کے آنے تک وہ نکاح نہیں کر سکتی اور وہ اس لیے کہ کہیں اسے حمل ہی نہ ہو۔ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سے زیادہ علم والے اور ہم سے بہتر تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ کچھ اہل علم کا یہ بھی کہنا ہے کہ خلع والی عورت کی بھی مطلقہ کی طرح تین حیض عدت ہے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ہی احسن انداز میں ان کا رد کرتے ہوئے کہا ہے:

خلع طلاق نہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم بستر کے بعد ہونے والی طلاق، جو اپنا عدد مکمل نہ کر سکے (یعنی تیسری طلاق نہ ہو بلکہ اس سے کم ہو) پر تین احکام مرتب کیے ہیں جو سب کے سب خلع میں نہیں پائے جاتے:

1- خلع میں خاوند کو رجوع کا حق نہیں ہوتا جبکہ طلاق رجعی میں ہوتا ہے۔

2- طلاقوں کی تعداد تین ہے اور جب یہ عدد پورا ہو جائے گا عورت مرد کے لیے حلال نہیں رہے گی الا کہ وہ کسی اور مرد سے شادی کرے اور ہم بستر کے بعد اپنی مرضی سے وہ اسے طلاق دے دے تو پھر وہ پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے جبکہ خلع میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

3- طلاق میں عدت تین حیض ہے جبکہ خلع کی عدت ایک حیض ہے۔

لہذا اس بناء پر ہم یہ کہیں گے کہ خلع لینے والی عورت کی عدت اتنی ہی رہے گی جس پر حدیث رسول دلالت کرتی ہے اور وہ ایک حیض ہے۔ (شیخ محمد المنجد)
حدامہ عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 470

محدث فتویٰ